سوال

(133) خاوند کے مرضِ جنون کی وجہ سے طلاق لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا شوہر عرصہ آٹھ برس سے مرض جنون میں بتلا ہے۔ کبھی کبھی دوایک روز ہوش میں آجاتا ہے اور اس عرصہ میں علاج بھی بہت ہوا مگر کچھ صورت افاقہ نہیں ہے بلکہ اور ترقی پر ہے اور ہند بہت چاہتی ہے کہ کسی طور سے طلاق دیوے اس لئے اپنا زیور دیتی ہے اور مہر بھی معاف کرتی ہے مگروہ طلاق نہیں دیتا اور نہ کسی طور سے نان نفقہ کی خبر گیراں ہوتا ہے اور ہندہ اس وقت میں بعمر پچیس سالہ اور اپنے نان نفقہ سے بہت عاجز و پریشان ہے۔ اور نہ کوئی صورت گزران ہے اور نیز خوف اس بات کا ہے کہ ہندہ سے اس حالت پریشانی میں امور خلاف شرع صادر ہوجائیں اب ہندہ اپنی گلوخلاصی کے واسطے دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں ہندہ کو دوسرا نکاح کرلینے کی جواز کی یہ صورت ہے کہ ہندہ حاکم شرع کرے روبرو اس بات کی درخواست کرے کہ میرا شوہر اس قدر مدت سے مرض جنون میں بتلا ہے کبھی کبھی ہوش میں آجاتا ہے میں اوس سے طلاق چاہتی ہوں اور اسی لئے اپنا زیور دیتی ہوں اور مہر بھی معاف کرتی ہوں لیکن وہ نہ مجھے طلاق دیتا نہ کسی طور سے میرے نان نفقہ کی خبر لیتا۔ اب میری گزارن کی کوئی صورت اوس کے نکاح میں رہ کر نہیں ہے۔ لہذا درخواست کرتی ہوں کہ میرا نکاح فسخ کرادیا جائے کہ عدت کا زمانہ کاٹ کر کسی دوسرے سے اپنا نکاح کرلوں۔

حاکم مذکورہ ہندہ سے اس بات کا ثبوت لے کرکہ اوس کا شوہر فی الواقع اوس کے نان ونفقہ کی خبر نہیں لیتا نکاح مذکورہ فسخ کرکے حکم دیدے کہ بعد انفضائے عدت کے دوسرے نکاح کرلے۔

مصر: ج: میں فتاوی قاری الھدایہ سے منقول ہے: سئل عمن غاب زوجها ولم یترک لها نفقة فاجب اذا اقامت بینة علی ذلک وطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفد

اور ہدایہ مطفائی میں ہے: قلت روی من حدث عبادة بن الصامت وابن عباس وابی سعید الخدری وابی ہریرة وابی لبابة وثعلبة بن مالک وجابر بن عبد اللہ وعائشة

اور کتاب ظفر اللاضی بمایجب فی القضاء علی القاضی ص 127 قدأمر اللہ سبحانه وتعالی باحسان عشرہ الزجات فقال: وعاشروھن بالمعروف ونہی عن امساکہن ضرارا وامر بالامساک بالمعروف والتسریح بالاحسان فقال: فامساک بمعروف اوتسریح باحسان ونہی عن مضارتہن فقال عزوجل ولاتضاروھن فالغائب ان حصل مع زوجتہ التضرر لغیبه جاز لها ان ترفع امرہا الی حکام الشریعہ وعلیہم ان یخلصوہا من ہذا الضرار القانع ہذا علی تقدیر ان الغائب ترک لها مایقوم بنفقها ونہا لم یتضرر من ہذہ الحیثیة کونہا لامزوجه والاأیمه اما اذا کانت متضررة لعدم وجود ماتستنفقه مما

ترکہ الغائب فالسخ لذلک علی انفرادہ جائزولوکان حاضرا فضلا عن ان یکون غائبا وہذہ الایات التی ذکرناہا ندل علی ذلک

اوراوسی صفحہ میں ہے : اما اذالم یترک لہا مایحتاج الیہ فالمسارعۃ الی تخلیصہا وفک اسرہا ودفع الضرار عنہا واجبۃ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 276

محدث فتویٰ